

قبر و آخرت کی یاد دلانے اور خوابِ غفلت سے بیدار کرنے والی کتاب

المقلق (لابن الجوزی)

ترجمہ بنام

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں



اس میں آپ پڑھ سکیں گے:

1. خوفِ خدا پر ابھارنے والی روایات۔
2. بزرگانِ دین کا خوفِ خدا۔
3. قبر و آخرت کی ہولناکیاں۔
4. مختلف گناہوں کے مختلف عذابات۔
5. نصیحت پر مشتمل مختصر مواعظ۔

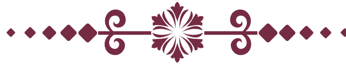
کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و مامضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

المقلق

ترجمہ بنام

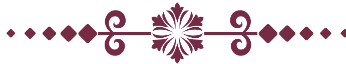
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں



مؤلف

امام زین الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن

علی بن محمد الجوزی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات 597ھ)



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

اَفکارِ رَضا رِیسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالے کا نام	المقلق
ترجمہ بنام	جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں
مترجمین	علمائے افکارِ رضا
صفحات	68
اشاعت	---
مکتبہ	مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470

نوٹ

ہم نے اس کتاب کے صرف ترجمے کا التزام کیا ہے۔ لہٰذا ترجمہ میں کسی قسم کی غلطی پائیں تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔اس کے علاوہ روایات اور دیگر مواد کی ذمہ داری مصنف پر ہے۔

فہرست

تعارفِ مصنف

نام ونسب

لقب: جمال الدین، **کنیت:** ابو الفرج اور **نام ونسب:** عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن حمادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی بن عبد اللہ بن قاسم بن نضر بن قاسم بن محمد بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق خلیفۃ المسلمین خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

ولادت وپرورش

آپ 511ھ میں عروس البلاد بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ ابھی آپ تین سال کے تھے کہ آپ کے والد محترم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ والد کی وفات کے بعد آپ کی پھوپھی نے آپ کی پرورش کا ذمہ لیا اور خوب پیار و محبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش کی۔

تعلیم

جب آپ نے کچھ ہوش سنبھالا تو آپ کی پھوپھی جان آپ کو اس علاقے کے مشہور حافظ حضرت ابو الفضل بن ناصر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گئیں اور خواہش ظاہر کی کہ میرے بھتیجے کو حافظ بنا دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو اپنے حلقۂ تلامذہ میں شامل فرما لیا۔ آپ نے اپنی ذہانت، محنت اور استاد کے اَدب واِحترام کی وجہ سے کلامِ مجید کو اپنے دل کے آبگینے میں سجا لیا اور بہت جلد حافظِ قرآن بن گئے۔ آپ نے درسِ حدیث

کی ابتدا بھی حضرت ابن ناصر رحمۃ اللہ علیہ ہی سے کی اوران ہی سے علمِ قراءت سیکھا۔ آپ نے علمِ فقہ اپنے زمانے کے مشہور حنبلی فقیہ حضرت ابو بکر دینوری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن الفراء رحمۃ اللہ علیہ سے، علمِ ادب ولغت حضرت ابو منصور ابن جوالیقی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ ان کے علاوہ آپ نے تقریباً 87 اساتذہ کرام سے علمی استفادہ کیا جن میں ابو القاسم ھبۃ اللہ بن محمد بن عبد الواحد شیبانی، ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی، ابن طبری، ابو الحسن ابن زاغوانی اور ابن عقیل رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

وعظ ونصیحت کا شوق

آپ کو وعظ ونصیحت اور بیان کرنے کا بہت شوق تھا، اسی شوق کی بناء پر آپ نے بہت چھوٹی عمر میں بیان کرنا شروع کر دیا اور لوگ بھی آپ کے بیان میں دلچسپی لینے لگے۔ آپ کے اُستاد ابنِ زاغوانی رحمۃ اللہ علیہ جو اس زمانے کے مشہور واعظ تھے، انہوں نے آپ کو بیان سکھایا اور ان کی زیرِ نگرانی آپ بہت جلد ایک بہت اچھے واعظ بن گئے۔ چنانچہ استاد کی خصوصی شفقتوں اور خاص توجہ سے تقریباً 20 سال کی عمر میں باقاعدگی سے وعظ فرمانے لگے۔ آپ کا وعظ سننے دور و نزدیک سے لوگ آنے لگے اور آپ نے مستقل تربیتی اِجتماع شروع کر دیا۔ اس تربیتی اِجتماع میں علماء کرام رحمہم اللہ، طلبہ، خلفاء، وزراء، بڑے بڑے بادشاہ، عوام اور ہر طرح کے لوگ شامل ہوتے اور اپنی علمی وعملی پیاس بجھاتے۔ آپ کے تربیتی اِجتماع میں لوگوں کی تعداد تقریباً دس ہزار (10,000) تک ہوتی اور کبھی کبھی تو اس اجتماع میں تعداد ایک لاکھ (100,000) تک پہنچ جاتی۔ آپ بہت فصیح وبلیغ کلام فرماتے اور دورانِ بیان اشعار بھی پڑھتے، آپ کا بیان نصیحت آموز کلمات پر مشتمل ہوتا، لوگ آپ کا بیان سن کر آخرت کی تیاری کی

طرف راغب ہوتے، گناہ گار گناہوں سے تائب ہو جاتے، متقی و پرہیز گار لوگوں کو مزید جذبہ ملتا، بے علموں کو علم و عمل کی دولت نصیب ہوتی، بے سکونوں کو سکون ملتا۔ الغرض! آپ اپنے دور کے عظیم مُبَلِّغ تھے اور آپ کا انداز سب سے منفرد تھا، دورانِ بیان قرآن پاک کی آیتیں پڑھتے، ترغیب کے لیے واقعات بیان فرماتے۔

تصنیف و تالیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ قرآن، علمِ حدیث، علمِ فقہ، جغرافیہ، علمِ طِب، تاریخ، تفسیر، علمِ نجوم، حساب، لغت، نحو وغیرہ کے علاوہ اور بہت سے علوم پر کتابیں تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 300 بتائی جاتی ہے جن میں کئی تو مُجلَّد ہیں اور کچھ رسالے وغیرہ ہیں۔ آپ کی بعض تصانیف و تالیفات کے نام یہ ہیں: (1) احکام النساء (2) اخبار الاخیار (3) اخبار اهل الرسوخ فی الفقه والحدیث بمقدار المنسوخ (4) اخبار البرامکة (5) الاریب فی تفسیر الغریب (6) اسباب الهدایة لارباب البدایة (7) اعلام العالم بعد رسوخه بحقائق ناسخ الحدیث و منسوخه (8) الانصاف فی مسائل الخلاف (9) بستان الصادقین (10) بستان الواعظین و ریاض السامعین (11) التحقیق فی احادیث الخلاف (12) تذکرة الخواص (13) تذکرة المنتبه فی عیون المشتبه (14) تلبیسِ ابلیس (15) تلقیح فهوم الاثر فی التاریخ والسیر (16) تیسیر البیان فی تفسیر القران (17) جامع المسانید (18) الجمال فی اسماء الرجال (19) الخطا والصواب عن احادیث الشهاب (20) الدر الثمین من خصائص النبی الامین (21) الدر الفائق بالمجالس والاحادیث الرقائق (22) درة الاکلیل فی التاریخ (23) الدلائل فی منثور المسائل (24) ذم الهوی (25) الذهب المسبوك فی

سیر الملوك(26)الذيل على طبقات الحنابلة(27)الرد على المتعصب العنيد المانع من ذم يزيد(28)روح الارواح(29)روضة المجالس ونزهة المستأنس (30)روضة المريدين(31)روضة الناقل(32)زاد المسير في علم التفسير(33)زاهر الجواهر(34)السّهم المصيب(35)سيرة العمرين(36)شذور العقود في تاريخ العهود(37)شرف المصطفٰی(38)شم الرياض(39)صفوة الصفوة(40)صيد الخاطر (41)عجالة المنتظر في شرح حال الخضر(42)العلل المتناهية في الاحاديث الواهية (43)عيون الحكايات(44)فضائل المدينة(45)قصيدة في الاعتقاد(46) كتاب الاذكياء(47)كتاب الالقاب(48)كتاب الحمقاء والمغفّلين(49)منهاج الوصول الى علم الاصول(50)النور في فضائل الايام والشهور(51)الواهيات(ثلاث مجلدات)(52)الوفا في فضائل المصطفٰی۔

اولاد

آپ کے تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔صاحبزادوں کے نام یہ ہیں،عبد العزیز، ابو القاسم علی اور محی الدّین یوسف رحمہم اللہ تعالٰی۔

وِصال

597 ہجری 12 رمضان المبارک مغرب اور عشاء کے درمیان آپ کاوصال ہوا اور عمر مبارک 87 سال تھی۔ آپ کے جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔[1]

1...ماخوذ از بستان الواعظین وریاض السامعین، ذم الھوٰی، عیون الحکایات، سیر اعلام النبلاء، تاریخ الاسلام للذہبی

مقدمۃ المؤلف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے عذاب دینے سے پہلے عذاب سے ڈرایا اور ماہرینِ علم کو تربیت و اصلاح کا طریقہ سکھایا۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں سب سے اچھی تربیت کرنے والے اور سب سے دانشور طبیب، حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جو دُور و نزدیک والوں کی طرف مبعوث ہوئے اور ان کے اصحاب و پیروکاروں پر۔

امابعد! میں نے دیکھا کہ محفلوں میں جو خوف دلانے اور ڈرانے والی باتیں بیان کی جانی چاہییں قصہ گو مقررین نے انہیں بیان کرنا چھوڑ دیا ہے، اور بے بنیاد آرائشوں میں پڑ گئے ہیں۔ اگر وہ کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو عموماً جھوٹی ہوتی ہے اور اگر صحیح بھی ہو تو اس میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیتے ہیں۔ ان کی پوری توجہ مجلس کی رونق پر ہوتی ہے، خواہ کسی بھی طرح ہو۔ نتیجتاً سننے والے محفلوں سے اٹھتے ہیں تو حال یہ ہوتا ہے کہ نہ انہیں کسی گناہ سے روکا گیا ہوتا ہے نہ ان کے دل میں کوئی ڈر خوف ہوتا ہے، قصہ گو کی کامیابی یہی ہے کہ وہ لوگوں کو کہتا ہے: ”اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔“ لیکن یہ نہیں بتاتا کہ اس کا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

یہ تو بالکل واضح ہے کہ واعظ گناہوں کے امراض کا طبیب اور دلوں کے مزاج کی اصلاح کرنے والا ہوتا ہے۔ ناامید کو امید دلاتا ہے اور بے خوف کو ڈرساتا ہے، وہ امراض کا علاج ان کی ضد سے کرتا ہے۔

جب میں نے دیکھا کہ خوف کی کمی ہوگئی ہے بلکہ بے خوفی اور لالچ جیسے امراض دلوں پر چھا گئے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ ان کا علاج خوفزدہ کرنے والی دواؤں میں ہی ہے

کیونکہ اگر سکون میں ڈوبے ہوئے کو سکون کی بات سنائی جائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے ٹھنڈے کو ٹھنڈک پہنچائی جائے۔ میں نے اس کتاب میں خوف دلانے والی، بُرائیوں سے ڈرانے والی، عذابات کی تفصیلات بیان کرنے والی احادیث اور ایسے ہولناک واقعات جمع کیے ہیں جو مطمئن کو بے چین، ساکن کو مضطرب، سخت دل کو نرم، خشک آنسوؤں کو جاری اور سست و کاہل کو متحرک کر دیں۔ اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

فصل: گنہگاروں کی اکثریت کا رحمت پر بھروسا کرنا

خوب جان لو کہ اکثر گنہگاروں نے اللہ کی رحمت اور عفو و کرم پر بھروسا کیا ہوا ہے اور وہ یہ بھول گئے ہیں کہ وہ شدید پکڑ کرنے والا بھی ہے۔ انہوں نے اللہ کی رحمت کو رقت کی قسم سے سمجھ رکھا ہے اس لیے رحمتِ الٰہی کو مخلوق کی رحمت پر قیاس کر لیا ہے کہ آدمی اپنے دشمن کو بھی عذاب میں دیکھتا ہے تو اس پر ترس کھانے لگتا ہے، جبکہ اللہ پاک کی رحمت اس قسم کی نہیں ہے۔ جو شخص گناہ پر ڈٹے رہنے کے باوجود بخشش مانگتا ہے تو وہ وعیدِ الٰہی کو ہلکا سمجھنے والے ہٹ دھرم کی طرح ہے۔

حماقت اور رسوائی

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: جس کی تم اطاعت و فرماں برداری نہیں کرتے تو اس سے رحمت کی امید رکھنا حماقت اور رسوائی ہے۔

کسی دانا کا قول ہے: جس نے دنیا میں تمہارے سب سے عزیز عضو (یعنی ہاتھ) کو پانچ قیراط[1] کی چوری پر کاٹ ڈالنے کا حکم دیا ہے تو تمہیں اس بات سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے کہ آخرت میں اس کا عذاب کس قدر سخت ہو گا۔

جو شخص یہ جانتا ہے کہ قیامت کے دن خلیل اللہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) اپنے والد (چچا) کے لیے عرض کریں گے لیکن ان کی عرض قبول نہیں ہو گی، چنانچہ بندے کو (خوفِ خدا سے) بے چین رہنا چاہیے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرمان میں اسی بات کی جانب اشارہ کیا۔

1... احناف کے نزدیک: دس درہم چرائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چرائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ (بہار شریعت، 1 / 413، مکتبۃ المدینہ کراچی)

چنانچہ جب ان سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کو بہت زیادہ روتا دیکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ مجھے جہنم میں ڈال دے اور پروا بھی نہ کرے۔

بعض اوقات معمولی چیزوں پر بھی انسان کی پکڑ ہو جاتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے خوف دلانے کا تذکرہ کیا جائے۔

ڈرانے والوں کی صحبت اچھی ہے

1- حضرت مغیرہ بن مخادش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابو سعید! کیا ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں جو ہمیں ایسی باتیں بتاتے ہیں جن سے ہمارے دل (خوفِ خدا سے) اُڑنے لگتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: اے شیخ! اللہ کی قسم! ایسے لوگوں کی صحبت میں رہنا جو تمہیں ڈرائیں یہاں تک کہ (آخرت میں) تم امن حاصل کر لو، تمہارے لیے ایسے لوگوں کی صحبت سے بہتر ہے جو تمہیں اطمینان دلائیں یہاں تک کہ (آخرت میں) تمہیں خوفناک مراحل کا سامنا کرنا پڑے۔

بے عمل عالم کا عذاب

2- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی آنتیں نکل آئیں گی اور وہ انہیں لیے دوزخ میں ایسے گھومے گا جیسے گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے پھر جہنم والے اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور بُرائی سے منع

نہیں کرتے تھے؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تمہیں بُرائی سے روکتا تھا لیکن خود وہی کام کرتا تھا۔[1]

کسی اور کا حق کھانے کا عذاب

3- حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بقیع (قبرستان) سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "تُم پر افسوس ہے، تُم پر افسوس ہے۔" میں سمجھا نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے فرما رہے ہیں لیکن آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں (میں تمہیں نہیں کہہ رہا)، بلکہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے میں نے اسے فلاں قبیلے سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر اپنے پاس رکھ لی تو اب اسے اس کے بدلے اسی جتنی آگ کی قمیص پہنائی گئی ہے۔[2]

قبر کا ساتھی

4- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، اس کے اہلِ خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل۔ پھر دو واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک رہ جاتا ہے، اس کے اہلِ خانہ اور مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل (اس کے ساتھ) رُک جاتا ہے۔[3]

دِلوں کو پھیرنے والی ذات

5- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر یہ

1...بخاری، 2/396، حدیث: 3267، دار الکتب العلمیہ بیروت

2...نسائی، ص150، حدیث: 859، دار الکتب العلمیہ بیروت

3...بخاری، 4/251، حدیث: 6514، دار الکتب العلمیہ بیروت

دعا کیا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! ہم تو آپ پر اور جو کچھ آپ لائے اس پر ایمان لا چکے ہیں تو کیا اب بھی آپ ہمارے بارے میں خوف زدہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں[1] کے درمیان ہیں، وہ انہیں پھیر دیتا ہے۔[2]

بے عمل واعظ

6- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے عرض کی: یہ دنیا کے خطباء ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھولے بیٹھے تھے حالانکہ خود کتاب (قرآن) پڑھتے تھے تو کیا وہ عقل نہیں رکھتے؟[3]

غیبت کرنے کا عذاب

7- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے رب عزوجل نے مجھے معراج کروائی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن پیتل کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ

1... یہ حدیث پاک ان صفات میں سے ہے جن کی ہم تشبیہ نہیں دے سکتے، نہ ہم اس کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں، یہ حدیث متشابہات سے ہے، اس پر ہمارا ایمان ہے اور اس کی کیفیت کے متعلق پوچھنا بدعت ہے۔

2... ترمذی، 4/55، حدیث: 2147، دار الفکر بیروت

3... الصمت لابن ابی الدنیا، ص616، حدیث: 511، دار اطلس الخضراء ریاض

رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) اور ان کی عزتیں خراب کرتے ہیں۔ (1)

حضرت میکائیل علیہ السلام کا خوفِ خدا

8- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے اس وقت سے میکائیل علیہ السلام نہیں ہنسے۔ (2)

جنتی اور دوزخی کی مثال

9- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں سب سے زیادہ عیش و آرام والے دوزخی کو لاکر جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا: اے آدمی! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا کبھی کسی نعمت کا تیرے پاس سے گزر ہوا؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! نہیں، اے میرے رب۔ دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں رہنے والے جنتی کو لاکر جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا: اے آدمی! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی سختی آئی؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں آئی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔ (3)

1... ابو داؤد، 4/353، حدیث: 4878، دار احیاء التراث العربی بیروت

2... مسند امام احمد، 21/55، حدیث: 13343، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3... مسلم، ص 1155، حدیث: 7088، دار الکتاب العربی بیروت

جب مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں

10- حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم محبوب خدا، تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے، قبر ابھی تیار نہ تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گردیوں بیٹھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین کُریدنے لگے پھر سرِ اَقدس اٹھا کر دو یا تین مرتبہ فرمایا: عذابِ قبر سے خُدا کی پناہ مانگو۔ پھر ارشاد فرمایا: بندۂ مومن جب دنیا سے روانہ ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو اس پر آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے اترتے ہیں گویا ان کے چہرے سورج ہیں، ان کے پاس جنتی کفن اور جنتی خوشبوئیں ہوتی ہیں، وہ میت کی حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں، پھر حضرت ملَکُ الموت علیہ السلام اس کے سرہانے آکر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی بخشش اور رضا کی طرف نکل۔ تو وہ یوں بہہ کر نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے قطرہ بہتا ہے، اگرچہ تمہیں کچھ اور نظر آتا ہو بہر حال ملَکُ الموت اس کی رُوح لے لیتے ہیں اور جیسے ہی لیتے ہیں مُعاوِن فرشتے پل بھر بھی ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے اور ان سے لے کر جنتی کفن اور جنتی خوشبو میں رکھ دیتے ہیں، اس سے روئے زمین کی بہترین مُشک جیسی خوشبو نکلتی ہے۔ پھر فرشتے اس کو لے کر مَلاءِ اعلیٰ کی جانب بلند ہوتے ہیں تو فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں وہ گروہ پوچھتا ہے: یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ فرشتے اس کے دنیاوی ناموں میں سے بہترین نام کے ساتھ بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمانِ دنیا پر پہنچ جاتے ہیں اور اس کے لیے دروازہ

کھلواتے ہیں تو کھول دیا جاتا ہے۔ ہر آسمان کے مُقَرَّب فرشتے دوسرے آسمان تک پہنچانے جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں تو رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کا نامَۂ اَعمال عِلِّیِّیْن میں رکھ دواوراسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے انہیں زمین سے ہی پیدا کیا، وہاں ہی لوٹاؤں گا اور وہاں سے ہی دوبارہ نکالوں گا، پھر اس کی روح اُس کے جسم میں واپس کر دی جاتی ہے۔ پھر دو فرشتے آکر اُسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں: یہ صاحب جو تم میں بھیجے گئے کون ہیں؟ وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر پوچھتے ہیں: تمہیں کیسے علم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے کتابُ اللہ پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اسے سچا مانا۔ چنانچہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لیے جنتی بچھونا بچھاؤ، اسے جنتی لباس پہناؤ اور جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ چنانچہ اس کی طرف جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور اس کی قبر تاحدِّ نگاہ وسیع کر دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس حسین و جمیل چہرے، بہترین کپڑوں اور عمدہ خوشبو والا ایک مرد آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے خوشخبری ہو اس ثواب کی جو تجھے خوش کرے گا یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا: مُردہ پوچھتا ہے: تیرا چہرہ بھلائی والا ہے تو ہے کون؟ وہ کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں۔ مُردہ کہتا ہے: اے میرے ربّ! قیامت قائم کر دے، اے میرے ربّ! قیامت قائم کر تا کہ میں اپنے گھر بار اور مال میں پہنچ جاؤں۔

اس کے برعکس جب کافر دنیا سے سفرِ آخرت پر جانے لگتا ہے تو آسمان سے سیاہ

چہروں والے فرشتے ٹاٹ لے کر اترتے ہیں اور حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر مَلَکُ الموت اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں: اے خبیث روح! اللہ پاک کی ناراضی اور غضب کی طرف نکل۔ پھر فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف چڑھتے ہیں تو فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ گروہ پوچھتا ہے: یہ خبیث روح کس کی ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں بن فلاں ہے۔ فرشتے اس کا وہ بدترین نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں یاد کیا جاتا تھا یہاں تک کہ اسے آسمانِ دنیا تک لے جاتے ہیں اور اس کا دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں لیکن کھولا نہیں جاتا۔ پھر نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ﴾[1] (ترجَمۂ کنز الایمان: ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے۔) اس کے بعد ربِّ کریم کا ارشاد ہوتا ہے: اس کا نامۂ اَعمال سب سے نچلی زمین سِجّین میں رکھو۔ چنانچہ اس کی روح پٹخ دی جاتی ہے۔ پھر نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ﴾[2] (ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اسے اچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے کسی دور جگہ پھینکتی ہے۔)

اس کے بعد اس کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے پھر دو فرشتے اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھتے ہیں: یہ کون صاحب

1...پ8، الاعراف: 41

2...پ17، الحج: 31

ہیں جو تم میں بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ تب آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے: یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے آگ کا بستر بچھاؤ، اسے آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف دروازہ کھول دو۔ پس اسے دوزخ کی گرمی اور لُو پہنچتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے حتّٰی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک بد شکل، بدلباس اور بدبودار شخص آکر کہتا ہے: تجھے غم میں ڈالنے والے عذاب کی خوشخبری ہو، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ تھا۔ وہ کہتا ہے: تو کون ہے؟ کہ تیرا چہرہ بُرائی لانے والے جیسا ہے۔ وہ کہتا ہے: میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ مُردہ کہتا ہے: الٰہی! قیامت قائم نہ کرنا۔ (1)

جہنم کا بچھونا

11- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت بھی مذکورہ حدیث کی مثل مروی ہے البتہ اس کے آخر میں یوں ہے کہ ”پھر اس پر ایک اندھا، بہرا اور گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، جس کے ہاتھ میں ایسا ہتھوڑا ہوتا ہے جسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے۔ وہ فرشتہ اسے اس ہتھوڑے سے ایک ضرب لگاتا ہے تو وہ مٹی ہو جاتا ہے، پھر اللہ پاک اسے ویسا ہی کر دیتا ہے جیسا وہ پہلے تھا، فرشتہ دوبارہ اسے مارتا ہے تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے جنوں اور انسانوں کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔“ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جہنم کا بچھونا بچھا دیا جاتا ہے۔ (2)

1... ابوداؤد، 4/316، حدیث: 4753، دار احیاء التراث العربی بیروت
مستدرک، 1/93، حدیث: 107، دار الکتب العلمیہ بیروت
2... مسند امام احمد، 30/578، حدیث: 18614، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

قبر کے لیے تیاری کرو

12- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے کچھ لوگوں کا مجمع دیکھا تو پوچھا: یہ کیوں جمع ہوئے ہیں؟ بتایا گیا کہ وہ ایک قبر کھود رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بے چینی سے اپنے اصحاب کے آگے تیزی سے چلنے لگے یہاں تک کہ قبر کے پاس پہنچ گئے اور (قبر کے کنارے) گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے ہو گیا تاکہ دیکھ سکوں کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رونے لگے یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے میرے بھائیو! اس دن کی تیاری کرو۔[1]

13- حضرت بُرَیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور تین بار پکارا: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کیا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس قوم کی سی ہے جسے دشمن کے آنے کا خوف ہوا تو انہوں نے ایک شخص کو دشمن کی خبر لینے کے لیے بھیجا، چنانچہ اس شخص نے دشمن کو دیکھ لیا[2]۔[3]

1...ابن ماجہ، 4/466، حدیث: 4195، دار المعرفۃ بیروت
تاریخ بغداد، 1/358، ابوالفضل محمد بن احمد الصیرفی، دار الکتب العلمیہ بیروت

2...یعنی یوں سمجھو میں وہ شخص ہوں جس نے آنے والے خطرات کا مشاہدہ کر لیا ہے اب میں تمہیں ان سے بچنے کے طریقے بتا رہا ہوں اور ڈرا رہا ہوں، بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک نے بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

3...مسند امام احمد، 38/37، حدیث: 22948، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

دوسرا حصہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خوفِ خدا

14- عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا: کاش! میں یہ تنکا ہوتا، کاش! میں پیدا نہ ہوا ہوتا، کاش! میری ماں نے مجھے جنم نہ دیا ہوتا، کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، کاش! میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتا۔

15- حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ تھا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہیں دیکھا، آپ کی رات عبادت میں گزرتی اور دن روزے اور لوگوں کی ضروریات پورا کرنے میں گزرتا تھا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو میں نے اللہ پاک سے دعا کی کہ مجھے خواب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حال دکھائے۔ چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بازارِ مدینہ کی جانب سے چادر اوڑھے تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا، پھر میں نے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: خیریت سے ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ نے کیا پایا؟ فرمایا: ابھی حساب سے فارغ ہوا ہوں، اگر میرا رب کرم نہ فرماتا تو قریب تھا کہ میرا تختِ خلافت مجھے لے ڈوبتا۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو خواب میں دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تم سے جدا ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: بارہ سال ہو گئے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابھی ابھی حساب سے فارغ ہوا ہوں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا خوف خدا

16- عمر بن صالح ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے شام کے ایک بزرگ سے سنا: جب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو ان کے غلام کے پاس ایک صندوق امانت رکھا ہوا تھا۔ بنو امیہ کے لوگ اس غلام کے پاس آئے اور پوچھا: وہ صندوق جو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارے پاس امانت رکھا تھا وہ لے کر آؤ۔ غلام نے کہا: تمہارے لیے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے لیکن وہ لوگ اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ معاملہ یزید بن عبد الملک کے پاس پہنچا تو اس نے صندوق منگوایا اور بنو امیہ کو جمع کیا اور کہا: تم میں سے بہترین شخص (حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک صندوق ہمیں ملا ہے جو انہوں نے امانت رکھوایا تھا۔ جب انہوں نے صندوق کھولا تو اس میں پرانا پیوند لگا لباس تھا جو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ رات کو پہنا کرتا تھے۔

قبر سے نصیحت حاصل کرنا

17- حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام رحمۃ اللہ علیہ جب کسی جنازے میں شریک ہوتے تو قبر پر کھڑے ہو کر (قبر کو مخاطب کرتے ہوئے) فرماتے: کیا میں تجھے تنگ نہیں پاتا؟ کیا میں تجھے رسوا کرنے والا نہیں پاتا؟ کیا میں تجھے تاریک نہیں پاتا؟ اگر میں سلامت رہا تو میں ضرور تیرے لیے تیاری کروں گا۔ پھر واپسی پر اپنے مال میں سے سب سے پہلے جس شے پر آپ کی نظر پڑتی وہ اللہ کی راہ میں دے دیتے۔ آپ کی اسی عادت کے پیش نظر جب آپ جنازے سے واپس آتے تو آپ کے غلام آپ کے سامنے آنے کی کوشش کرتے تاکہ آپ انہیں آزاد کر دیں۔

چپ کروانے والا بھی رو پڑا

18- حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ ایک رات نماز پڑھتے ہوئے رونے لگے، جب آپ کی آہ وزاری بہت زیادہ ہو گئی تو آپ کے گھر والے گھبرا گئے مگر آپ لگاتار روتے رہے۔ اہلِ خانہ نے حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا جب ابو حازم تشریف لائے اور حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کو روتے دیکھا تو کہا: میرے بھائی! کیا چیز آپ کو رُلا رہی ہے؟ آپ نے اپنے گھر والوں کو پریشان کر دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: قرآن پاک کی ایک آیت نے رلا دیا ہے۔ حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ پاک کا فرمان: ﴿وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ﴿۴۷﴾﴾[1] (ترجمہ کنز الایمان: اور اُنہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔) یہ سن کر حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ساتھ رو پڑے اور دونوں حضرات بہت زیادہ روئے۔

حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ پر شدید گھبراہٹ طاری ہو گئی اور فرمانے لگے: مجھے ڈر ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہو جائے جو میرے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔

آپ کے بھائی حضرت عمر بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بھی کہا کرتے تھے: کتابُ اللہ کی ایک آیت نے مجھے رُلا دیا ہے (آیت): ﴿وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ﴿۴۷﴾﴾[2] (ترجمہ کنز الایمان: اور اُنہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔)

1...پ24، الزمر: 47

2...پ24، الزمر: 47

موت کی سختیاں کیسے آسان ہوں

19- مصعب بن عثمان کہتے ہیں: حضرت عبد الرحمٰن بن ابان رحمۃ اللہ علیہ غلام خریدتے، گھر والوں سے کہتے انہیں اچھے کپڑے پہناؤ، پھر اُنہیں آپ کے سامنے حاضر کیا جاتا تو آپ فرمایا کرتے: تم اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہو میں تمہیں آزاد کر کے موت کی سختیوں کو آسان کرنا چاہتا ہوں۔

مُردوں کی ملاقات

20- حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قبر والے نئے دفن ہونے والے مردے سے ایسے ملاقات کرتے ہیں جیسے (سفر سے واپس آنے والے) کسی مسافر سے ملاقات کی جاتی ہے، (زندہ لوگوں کے حال احوال پوچھتے ہیں) اور جب ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جو اِس مرنے والے سے پہلے مر چکا ہو تو یہ کہتا ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا) اسے اس کی اصل (یعنی جہنم) کی طرف لے جایا گیا ہے۔

عذابِ دوزخ کی ایک صورت

21- حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: جب اللہ دوزخیوں کو دوزخ میں ہی چھوڑ دینا چاہے گا تو ہر دوزخی کے لیے اس کے قد کے مطابق آگ کا تابوت بنایا جائے گا اور ہر دوزخی کو تابوت میں بند کر کے آگ کا تالا لگا دیا جائے گا اور اس تابوت کے ہر تختے میں آگ کی کیلیں ہوں گی پھر ہر تابوت کو آگ کے ایک اور تابوت میں رکھ کر آگ کا تالا لگا دیا جائے گا اور دونوں تابوتوں کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی پھر ان کو آگ کے ایک اور تابوت میں رکھ کر آگ کا تالا لگایا جائے گا اور پھر ان کے درمیان بھی آگ

بھڑکا دی جائی گی پھر ہر دوزخی یہی سمجھے گا کہ اس کے سوا دوزخ میں اور کوئی نہیں ہے۔

فرشتوں کی جنازے میں آمد

22- حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ادب سکھایا، قرآن پڑھنا سکھایا اور فرائض کا علم سکھایا۔ میں انہیں بازار میں تلاش کرتا تھا اگر وہ وہاں نہ ملتے تو ان کے گھر جاتا وہ یا تو نماز پڑھ رہے ہوتے یا تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے۔ ان کی کیفیت یہ ہوتی گویا ایسا کام سرانجام دے رہے ہیں جس کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہے۔ اگر وہ گھر پر بھی نہ ملتے تو میں انہیں کوفہ کی کسی مسجد کے کونے میں بیٹھا پاتا۔ وہ ایسے رو رہے ہوتے گویا کوئی چور رو رہا ہے اور اگر وہ مجھے مسجد میں بھی نہ ملتے تو میں انہیں قبرستان میں موجود پاتا، وہ وہاں بیٹھے اپنے نفس پر رو رہے ہوتے۔ جب حضرت عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو اہلِ کوفہ اپنے دروازے بند کر کے ان کے جنازے کے ساتھ چل پڑے اور جب جنازہ میدان میں لایا گیا آپ کی وصیت کے مطابق حضرت ابو حیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب تکبیر کہی تو لوگوں نے ایک بلند آواز سنی: ''نیکوکار عمرو بن قیس آ گئے۔'' دیکھا گیا کہ فضا سفید پرندوں سے بھری ہوئی تھی، اتنے خوبصورت پرندے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے اور لوگ ان کے حسن اور کثرت پر حیران ہو رہے تھے۔ حضرت ابو حیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم لوگ حیران کیوں ہو رہے ہو یہ فرشتے ہیں جو حضرت عَمرو رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شریک ہونے آئے ہیں۔

سلبِ ایمان کا خوف

23- حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سفیان ثَوری

رحمۃ اللہ علیہ کا وصال میرے پاس ہوا، جب نزع کی سختی ہوئی تو وہ رونے لگے۔ ایک شخص نے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! کیا آپ اپنے آپ کو بہت گنہگار سمجھ رہے ہیں؟ انہوں نے زمین سے ایک ذرہ اٹھایا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میرے گناہ میرے نزدیک اس سے بھی کم حیثیت ہیں۔ میں اس بات سے ڈر رہا ہوں کہ کہیں مرنے سے پہلے میرا ایمان نہ چھین لیا جائے۔

وقتِ انتقال رحمتِ الٰہی کی امید

24- حضرت ابن ابجر رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: جب حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا: اے ابن ابجر! مجھ پر جو مشکل طاری ہے وہ تم دیکھ رہے ہو، کچھ لوگوں کو بلا لاؤ، میں ان کے پاس کچھ لوگوں کو لے کر آیا جن میں حضرت حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے اور وہ اُن کے سر کی جانب سب سے زیادہ قریب بیٹھے تھے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے سانس لیا تو حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: خوش ہو جائیں آپ اس چیز سے نجات پا گئے جس کا آپ کو خوف تھا اور آپ رب غفور کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابو سلمہ! آپ کے خیال میں اللہ پاک مجھ جیسے کو بخش دے گا؟ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ بات سن کر حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت ایسی ہو گئی گویا ان کی پریشانی ختم ہو گئی ہو۔

25- حضرت ابراہیم بن عیسیٰ یشکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ طویل غم والا کوئی نہیں دیکھا، جب بھی انہیں دیکھا ایسا لگا گویا کسی نئی مصیبت کی زد میں ہیں۔ (یعنی خوفِ خدا کے سبب ہر وقت غمگین رہتے۔)

غم ہی غم

26- حضرت یزید بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہما سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا، ان کا ڈر دیکھ کر ایسا لگتا تھا گویا جہنم صرف ان ہی دونوں حضرات کے لیے بنائی گئی ہے۔

27- حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے فرمایا: تجھے کبھی اس بات نے رلایا ہے کہ تیرے بارے میں علمِ الٰہی میں کیا فیصلہ ہو چکا ہو گا۔

دیوار کی مٹی نے چالیس سال رُلایا

28- حضرت عمارہ بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت کہمس بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتایا: میں نے ایک گناہ کیا تھا اور چالیس سال سے اس پر رو رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: وہ کون سا گناہ تھا؟ انہوں نے بتایا: میرے پاس میرا ایک بھائی مہمان آیا تو میں نے اس کے لیے مچھلی خریدی جب اس نے کھالی تو میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی لے کر اس کے ہاتھ دھلوا دیے۔ بس اس بات پر چالیس سال سے رو رہا ہوں۔

مسافرِ آخرت کی سوچ

29- عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو محمد خبیب رحمۃ اللہ علیہ وصال کے وقت خوفِ خدا کے سبب بہت زیادہ گھبرائے ہوئے تھے اور فارسی میں فرمانے لگے: میں ایک ایسا سفر کرنے لگا ہوں جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں کیا۔ ایسے راستے پر چلنے لگا ہوں جس پر پہلے کبھی نہیں چلا، میں اپنے اس مالک و مولیٰ سے ملنے لگا ہوں جسے میں نے ابھی تک نہیں دیکھا اور ایسے خوفناک حالات کا سامنا کرنے

لگا ہوں جیسے حالات میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ میں قیامت تک مٹی کے نیچے رہنے جا رہا ہوں پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جاؤں گا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھ سے یہ نہ فرما دے: اے خبیب! کوئی ایک ایسی تسبیح لے آؤ جو تم نے ساٹھ سال میں صرف میرے لیے پڑھی ہو اور اس میں سے شیطان کچھ بھی لینے میں کامیاب نہ ہوا ہو، تو اس وقت میں کیا کہوں گا؟ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ بندہ ہے جس نے ساٹھ سال اللہ کی عبادت میں گزارے اور دنیا میں ذرا بھی مشغول نہیں ہوا، تو ہمارا کیا حال ہو گا؟ اے اللہ! ہم تیری ہی پناہ چاہتے ہیں۔

30- حضرت عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کمرہ تھا جس میں وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ جب وہ ملکِ شام روانہ ہوئے تو اسے تالا لگا دیا اور فرمایا: میری موت کی خبر آنے تک اسے مت کھولنا، پھر جب ان کے وصال کی خبر ملی تو لوگوں نے وہ کمرہ کھولا تو وہاں ایک کھدی ہوئی قبر تھی اور لوہے کی زنجیر پڑی ہوئی تھی۔

تیسرا حصہ

31- حضرت محمد بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم بصرہ کی ایک خاتون کے پاس حاضر ہوئے جن کا نام عفیرہ تھا۔ ہم نے ان سے کہا: ہمارے لیے دعا کیجیے وہ فرمانے لگیں: اگر گناہ گار گونگے ہو جاتے تو تمہاری یہ بوڑھی خاتون بھی بات نہ کر سکتی، اب چونکہ نیکوکار نے گناہ گار کو دعا کا کہا ہے تو اللہ پاک جنت میں تمہارا ٹھکانا بنائے اور اللہ مجھے اور تمہیں اچھی حالت میں موت دے۔

کبھی خشک نہ ہونے والی آنکھیں

32- حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید

بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کی آنکھوں کو خشک نہیں دیکھا؟ انہوں نے فرمایا: تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہو سکتا ہے اللہ پاک مجھے اس سے فائدہ پہنچائے۔ انہوں نے فرمایا: اے بھائی! اللہ پاک نے مجھے وعید سنائی ہے کہ اگر میں نے اس کی نافرمانی کی تو وہ مجھے جہنم میں قید کر دے گا، اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے صرف حمام میں قید کرنے کی وعید سناتا تو بھی میں اس بات کا حق دار تھا کہ میری آنکھیں خشک نہ ہوتیں۔ میں نے پوچھا: کیا تنہائی میں بھی آپ کی یہی کیفیت ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ممکن ہے اس سے بھی اللہ عزوجل مجھے فائدہ پہنچائے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اپنی بیوی کے ساتھ بستر میں بھی مجھے جہنم کا خیال آجاتا ہے تو میری ساری خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور میرے دل میں یہ خیال آجائے تو مجھے کھانا کھانے سے روک دیتا ہے، یہاں تک کہ میرے بیوی بچے بھی رونے لگتے ہیں حالانکہ انہیں میرے رونے کا سبب بھی معلوم نہیں ہوتا اور کبھی کبھی میری بیوی پریشان ہو کر کہتی ہے: افسوس! میں نے تمہارے ساتھ دنیا میں اتنا غم کیوں اٹھایا، تمہارے ساتھ رہ کر مجھے کبھی سکون نہیں ملا۔

زمین پر بہنے والے آنسو

33-حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اُمَیَّہ شامی نماز پڑھتے ہوئے رونے لگتے اور اس قدر پھوٹ پھوٹ کر روتے کہ ان کی آواز بلند ہو جاتی اور ان کے آنسو کنکریوں پر بہنے لگتے تو حاکم نے انہیں پیغام بھیجا: آپ کی کثیر اور بلند آواز سے آہ وبکا کے سبب دیگر نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو رہا ہے تو یہ سن کر آپ پھر رونے لگے اور فرمایا: قیامت کے دن کے غم نے مجھے بہت زیادہ آنسو دیئے ہیں اور میں کبھی کبھی

ان آنسوؤں کو بہا کر سکون حاصل کر تا ہوں۔

34- علی بن ابو حُر فرماتے ہیں: میں اور خشیش موصلی رحمۃ اللہ علیہ باب الجابیہ سے داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں حمادہ الصوفیہ کا ایک خط تھا میں نے اس میں پڑھا: "ملکِ شام میں موجود ہر غمزدہ شخص کو میر اسلام پہنچادو۔" یہ سن کر خشیش لوگوں کے سامنے زور زور سے رونے لگے۔

قیامت کا منظر

35- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ اپنے بازاروں میں ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی غائب ہو جائے گی اور اسی دوران پہاڑ زمین پر گر پڑیں گے اور زمین ہلنے لگے گی۔ جانور، پرندے اور درندے گڈ مڈ ہو جائیں گے اور ایک دوسرے میں گھل مل جائیں گے۔ جن انسانوں سے کہیں گے: ہم تمہارے لیے خبر لاتے ہیں چنانچہ وہ سمندر کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ سمندر آگ کی طرح بھڑک رہا ہے۔ اسی حالت میں زمین ساتویں زمین تک اور آسمان ساتویں آسمان تک پھٹ جائے گا پھر اسی دوران ایک ہوا چلے گی جس سے سب مر جائیں گے۔

پرندوں کو خوفِ قیامت

36- حضرت مُحارب بن دِثار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن پرندے اپنی دُمیں ہلاتے ہوں گے اور قیامت کی ہولناکی دیکھ کر اپنے پوٹوں میں موجود غذا کو باہر نکال پھینکیں گے حالانکہ ان سے پوچھ گچھ نہ ہو گی۔

رب العالمین کا قاصد

37- حضرت مصعب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ

کے ایک نیک اور فاضل شخص کی وفات کا وقت آیا تو وہ بہت زیادہ گھبرا گئے۔ ان سے کہا گیا: آپ کے تو اتنے زیادہ نیک اعمال ہیں پھر بھی اس قدر شدید گھبراہٹ؟ انہوں نے جواب دیا: میں کیسے نہ گھبراؤں بخدا! امیرِ مدینہ کا قاصد میرے پاس آتا ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں پھر رب العالمین کے قاصد (ملک الموت) کے آنے پر میں کیسے نہ گھبراؤں؟

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

38- محمد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسے عذاب ہوتا ہے یا کوئی ناپسندیدہ چیز پیش آتی ہے تو اس کے پڑوسی مردے اسے پکار کر کہتے ہیں: اے اپنے بھائیوں اور پڑوسیوں کے بعد دنیا میں رہ جانے والے! تمہارے لیے ہم میں کوئی عبرت نہ تھی؟ تم نے اپنے سے پہلے چلے جانے والوں پر کوئی غور و فکر نہیں کیا؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہمارے اعمال منقطع ہو گئے؟ جبکہ تمہارے پاس تو ابھی مہلت باقی تھی پھر تم نے وہ نیک اعمال کیوں نہ کئے جو تمہارے بھائیوں سے رہ گئے تھے؟ اور فرمایا: زمین کا ٹکڑا اسے پکار کر کہتا ہے: اے دنیا کے ظاہر سے دھوکا کھانے والے! تو نے اپنے ان اہلِ خانہ سے کیوں عبرت حاصل نہیں کی جو تجھ سے پہلے زمین کے اندر چھپ گئے تھے اور جنہیں تجھ سے پہلے دنیا نے دھوکا دیا تھا۔

بہن کو قبر میں عذاب

39- حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ دفن کرنے کے بعد واپس آیا تو اسے یاد آیا کہ وہ پیسوں کی تھیلی قبر میں بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے ایک دوست کی مدد سے قبر کھودی تو تھیلی مل

گئی۔ اس شخص نے اپنے دوست سے کہا: ذرا ہٹ جاؤ تاکہ میں دیکھ سکوں کہ میری بہن کس حال میں ہے تو اس نے لحد پر موجود کچھ اینٹوں کو ہٹا کر دیکھا تو قبر میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اس نے لحد کو درست کیا اور قبر کو درست کر کے اپنی ماں کے پاس آیا اور ماں سے کہا: مجھے بتاؤ، میری بہن کی زندگی کیسی تھی؟ ماں نے کہا: تمہاری بہن نماز میں تاخیر کرتی تھی اور میرے خیال میں بغیر وضو کے نماز پڑھتی تھی اور جب پڑوسی سو جاتے تو ان کے دروازوں پر جاتی اور دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنا کرتی تھی۔

قبر کا دبانا

40- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قبر کے کنارے تشریف فرما ہو گئے اور بار بار قبر کی طرف دیکھنے لگے، پھر فرمایا: مومن کو قبر میں ایسے دبایا جاتا ہے کہ اس کی حمائل کھل جاتی ہیں جبکہ کافر کی قبر آگ سے بھر دی جاتی ہے۔[1] (حمائل: فوطوں کی رگوں کو کہتے ہیں۔)

مرنے والے کی پکار

41- حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میت کو جنازہ کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر میت نیک ہو تو وہ کہتی ہے: مجھے جلدی لے چلو اور اگر وہ نیک نہ ہو تو کہتی ہے: افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ انسانوں کے علاوہ ہر چیز یہ آواز سنتی ہے، اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔[2]

1...مسند امام احمد، 38/444، حدیث: 23457، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

2...بخاری، 1/465، حدیث: 1380، دار الکتب العلمیہ بیروت

بے نمازی، جھوٹے، زانی اور سود خور کا عذاب

42- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ہم سے فرمایا: آج رات میرے پاس دو فرشتے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: چلیں، تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص ایک چٹان کو اٹھائے اس کے پاس کھڑا تھا جب وہ اس چٹان کو پھینکتا تو چٹان سے لیٹے ہوئے شخص کا سر کچل جاتا اور چٹان لڑھک جاتی۔ وہ شخص چٹان کو اٹھانے جاتا تو اس کے واپس آنے تک پہلے شخص کا سر دوبارہ اپنی اصل حالت پر آ جاتا، پھر وہ دوسرا شخص پہلے کی طرح اس کا سر کچلتا۔ میں نے پوچھا: یہ دونوں شخص کون ہیں؟ انہوں نے کہا: چلیں، تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ (آگے چل کر دیکھا تو) ایک شخص پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا ایک آنکڑا لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے جبڑے میں داخل کر کے چیرتا تو جبڑا، نتھنا اور آنکھ گدی تک چیر دیتا ہے پھر دوسری طرف کے جبڑے کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے اور اس کے ایسا کرنے سے فارغ ہونے تک پہلا جبڑا درست ہو جاتا ہے، وہ دوبارہ پہلے جبڑے کو اسی طرح چیرتا جیسے پہلے چیرا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: چلیں، تو میں چل دیا۔ پھر ہم ایک تندور جیسی جگہ (جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کھلی تھی) پر پہنچے۔ جس میں برہنہ مرد اور عورتیں موجود تھے۔ آگ کے شعلے ان کے نیچے کی جانب سے آ رہے تھے، جب شعلے ان تک پہنچتے تو وہ چیختے چلاتے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: چلیے، ہم چل دیے۔ پھر ہم ایک نہر پر پہنچے جس میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے پر ایک شخص موجود تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے، وہ

شخص تیرتا ہوا جب کنارے پر پہنچتا تو منہ کھول دیتا۔ کنارے والا اس کے منہ میں پتھر ڈالتا رہتا یہاں تک کہ وہ واپس پلٹ کر تیرنے لگتا اور جب بھی وہ کنارے پر آتا تو کنارے والا اس کے منہ میں پتھر ڈالتا رہتا۔ فرشتوں نے کہا: پہلا شخص جس کے سر کو پتھر سے کچلا جارہا تھا، وہ شخص قرآن یاد کرکے پھر اسے چھوڑ دیتا تھا اور فرض نمازوں سے سوتا رہتا تھا۔ دوسرا شخص جس کے منہ کو پھاڑا جارہا تھا، وہ شخص ایسا جھوٹ بولتا تھا کہ اس کا جھوٹ دور دور تک پھیل جاتا تھا اور وہ مرد اور عورتیں جو ننگے تھے، وہ زناکار تھے۔ وہ شخص جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ پر پتھر مارے جارہے تھے، وہ سود خور تھا۔ [1]

خاتمہ بالخیر کی دعا مانگو

43- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک کوئی آدمی جہنمیوں جیسے اعمال کرتا رہتا ہے اور ہوتا جنتی ہے جبکہ کوئی آدمی جنتیوں جیسے اعمال کرتا رہتا ہے اور ہوتا دوزخی ہے، بے شک اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ [2]

قیامت کی گرمی

44- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سورج ایک میل کے فاصلے تک قریب آجائے گا اور اس کی گرمی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا جس سے دماغ ایسے کھولنے لگیں گے جیسے ہانڈی کھولتی ہے۔ لوگ اپنے گناہوں کے مطابق پسینے میں شرابور ہوں گے بعض لوگوں کا

1...مسند امام احمد، 33/288، حدیث:20094، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

2...مسند امام احمد، 37/489، حدیث:22835، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

پسینہ کمر تک پہنچے گا، اور بعض کو پسینہ لگام ڈالے ہو گا۔[1] (یعنی ان کے منہ اور کان تک پہنچ جائے گا)۔

صور پھونکنے والا

45-حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نعمتوں سے کیونکر لطف اٹھاؤں جبکہ صور پھونکنے والے (اسرافیل علیہ السلام) نے صور کو اپنے منہ میں لے رکھا ہے اور وہ اپنی پیشانی جھکائے ہوئے غور سے سن رہا ہے کہ کب اسے حکم دیا جائے تو وہ صور پھونکے، صحابۂ کرام نے عرض کی: ہم کیا پڑھیں؟ ارشاد فرمایا: تم کہو: حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیلُ عَلَى اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا (اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا۔)[2]

شراب میں دس طرح لعنت

46-حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: شراب میں دس طرح سے لعنت کی گئی ہے: شراب پر، اس کے پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، نچوڑنے والے، نچوڑوانے والے، اٹھانے والے، جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اور اس کی کمائی کھانے والے پر لعنت کی گئی۔[3]

تکبر سے شلوار نیچے رکھنا

47-حضرت سالم اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ

1...مسند امام احمد، 36/523، حدیث: 22186، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

2...مسند امام احمد، 5/145، حدیث: 3008، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3...مسند امام احمد، 8/405، حدیث: 4787، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹ رہا تھا اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔[1]

48- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے یا اپنی چال میں اکڑ دکھائے، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ پاک اس پر غضبناک ہو گا۔[2]

49- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔[3]

مرنے والے کو ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

50- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہو تو جنتی مقام اور اگر جہنمی تو جہنم کی جگہ دکھائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ بروزِ قیامت اللہ عزوجل تجھے اس کی طرف اٹھائے گا۔[4]

جب موت کو موت آئے گی

51- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

1...بخاری، 2/471، حدیث: 3485، دار الکتب العلمیہ بیروت

2...مسند امام احمد، 10/200، حدیث: 5995، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3...مسند امام احمد، 8/51، حدیث: 4475، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

4...بخاری، 1/465، حدیث: 1379، دار الکتب العلمیہ بیروت

نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور جہنم کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں، اے دوزخیو! ہمیشہ کی زندگی ہے، موت نہیں، چنانچہ جنتیوں کی خوشی مزید بڑھ جائی گی اور جہنمیوں کے غم میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔[1]

حرام لباس میں نماز قبول نہیں

52- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور ان میں ایک درہم بھی حرام کا ہوا تو جب تک وہ اسے پہنے ہو گا اللہ عزوجل اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ پھر انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور فرمایا: اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو تو یہ کان بہرے ہو جائیں۔[2]

چوتھا حصہ

دنیا میں پردیسی و مسافر کی طرح رہو

53- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصے کو پکڑ کر فرمایا: اے عبد اللہ! دنیا میں ایسے رہو جیسے پردیسی یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔[3]

1... بخاری، 4/260، حدیث: 6548، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... مسند امام احمد، 10/24، حدیث: 5732، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3... مسند امام احمد، 8/383، حدیث: 4764، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

حضور ہر جنتی و جہنمی کو جانتے ہیں

54- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کی: اگر آپ نہ بتائیں تو ہم نہیں جان سکتے۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ رب العالمین تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جنتیوں کے ناموں، ان کے باپوں اور قبیلوں کے ناموں والی کتاب ہے، پھر ان کی کل تعداد بیان فرمادی کہ ان میں کبھی بھی اضافہ ہوگا نہ کمی، پھر اپنے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ جہنمیوں کے ناموں، ان کے باپوں اور قبیلوں کے ناموں والی کتاب ہے، پھر ان کی کل تعداد بیان فرمادی کہ ان میں کبھی بھی اضافہ ہوگا نہ کمی۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اگر یہ بات طے ہوچکی ہے تو پھر ہم عمل کس لیے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیدھے رہو اور قربِ الٰہی حاصل کرو، کیونکہ جنتی کا خاتمہ جنتی عمل پر کیا جائے گا، چاہے وہ کوئی بھی عمل کرے اور جہنمی کا خاتمہ جہنمی عمل پر کیا جائے گا، چاہے وہ کوئی بھی عمل کرے۔[1]

شراب کا وبال

55- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے ایک بار شراب پی چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے

1... مسند امام احمد، 11/121، حدیث: 6563، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

یاد نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: اگر وہ پھر شراب پیے گا تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن جہنمیوں کا پیپ پلائے۔ (1)

نشے میں نماز چھوڑنے کا وبال

56- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے نشے کی حالت میں ایک بار نماز چھوڑ دی، گویا دنیا اور دنیا کا تمام ساز و سامان اس کا تھا جو اس سے چھین لیا گیا اور جس نے نشے کی حالت میں چار بار نماز چھوڑی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اسے "طینۃ الخبال" پلائے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! "طینۃ الخبال" کیا ہے؟ فرمایا: جہنمیوں کا نچوڑ۔ (2)

حالقہ، سالقہ اور خارقہ سے بیزاری

57- حضرت ابوبُردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت وصیت کی: جب میرا جنازہ لے کر چلو تو تیز چلنا میرے جنازے میں آگ جلانے والا نہ چلے اور میری لحد میں ایسی کوئی چیز نہ رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو جائے اور میری قبر پر کوئی عمارت نہ بنانا، اور میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں ہر حالقہ (مصیبت کے وقت بال نوچنے والی)، سالقہ (مصیبت کے وقت چیخے چلانے والی) اور خارقہ (مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنے والی) عورت سے بیزار ہوں۔ لوگوں نے پوچھا: کیا آپ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے (سنا ہے)۔ (3)

1... مسند امام احمد، 11/219، حدیث: 6644، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

2... مسند امام احمد، 11/240، حدیث: 6659، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3... مسند امام احمد، 32/317، حدیث: 19547، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

قیامت کی تین پیشیاں

58- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی، پہلی دو پیشیاں بحث اور معذرت کی ہوں گی اور تیسری پیشی پر اعمال نامے اُڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گے۔ چنانچہ کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے لے گا اور کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے۔ (1)

ماں کے پیٹ میں انسان کے مراحل

59- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صادق و مصدوق، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مادۂ پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں تک علقہ (جما ہوا خون)، پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا)، پھر اس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے: اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور وہ بد بخت ہے یا سعادت مند۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تم میں سے کوئی جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور اس کا خاتمہ جہنمیوں کے عمل پر ہو جاتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں والے عمل پر ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (2)

1...ترمذی، 4/192، حدیث: 2433، دار الفکر بیروت

2...بخاری، 2/381، حدیث: 3208، دار الکتب العلمیہ بیروت

اللہ پاک سے حیا کرو

60- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ایسی حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ کا شکر ہے بے شک ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں، بلکہ جو اللہ سے ایسے حیا کرے جیسا حیا کا حق ہے تو وہ اپنے سر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرے (یعنی خیالات کی) اور اپنے پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرے اور موت اور گلنے سڑنے کو یاد کرے۔ جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت چھوڑ دے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ پاک سے کماحقہ حیا کی۔[1]

چھوٹے گناہوں سے بھی بچو

61- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹے گناہوں سے بچو کیونکہ یہ جمع ہو کر انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کی ایک مثال بیان فرمائی۔ جیسے کچھ لوگوں نے ایک ویران زمین میں پڑاؤ کیا، جب کھانے کا وقت آیا تو ہر شخص ایک ایک لکڑی لایا یہاں تک کہ انہوں نے کثیر لکڑیاں جمع کر لیں اور ان کو جلا کر کھانا پکا لیا۔[2]

62- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔[3]

1...ترمذی، 4/207، حدیث:2466، دار الفکر بیروت

2...مسند امام احمد، 6/367، حدیث:3818، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3...مسند امام احمد، 6/23، حدیث:3558، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

سجدے کے نشان

63- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جہنم پر ایک پل رکھا جائے گا سب سے پہلے میں اسے پار کروں گا اور اس دن رسولوں کی دعا ہوگی: اے اللہ! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔ اس پل پر سعدان[1] کے کانٹوں کی آنکڑے ہوں گے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ بعض اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ عزوجل بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دینے والوں میں سے جس پر رحم فرما کر دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو انہیں نکالنے کا حکم دے گا۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچانیں گے کیونکہ اللہ پاک نے انسان کے سجدے کے نشانات کو کھانا جہنم پر حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ فرشتے انہیں نکالیں گے تو وہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر ایک پانی ڈالا جائے گا جسے "آبِ حیات" کہا جاتا ہے تو وہ اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے اوپر کُوڑے میں اُگتا ہے۔[2]

ریاکار شہید، عالم اور سخی کا انجام

64- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے تین لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا:

1... سعدان عرب میں ایک خاص قسم کی گھاس ہوتی ہے خار دار جس کے شاخوں پتوں میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں اسے اونٹ شوق سے کھاتا ہے اس کے کانٹوں کو خشک السعدان کہا جاتا ہے۔(مرأۃ المناجیح، 7/436)

2... بخاری، 4/265، حدیث: 6573، دار الکتب العلمیہ بیروت

شہید کا، اسے لایا جائے گا، اللہ پاک اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ ان کا اقرار کرے گا اللہ پاک فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے شکرانے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ پاک فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے لڑائی اس لیے کی کہ تجھے بہادر کہا جائے سو وہ کہہ دیا گیا۔ پھر حکم ہو گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ دوسرا وہ شخص جس نے علم سیکھا، سکھایا اور قرآن پڑھا، اسے لایا جائے گا اللہ پاک اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے شُکرانے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری رضا کے لیے علم سیکھا، سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ پاک فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا بلکہ تو نے علم اس لیے سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا، تم نے قرآن اس لیے پڑھا کہ تمہیں قاری کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر حکم ہو گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، تیسرا وہ شخص جسے اللہ نے کشادگی دی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا، اسے لایا جائے گا تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ تسلیم کرے گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے شُکرانے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے ہر اس راہ میں مال خرچ کیا جہاں خرچ کرنا تجھے پسند ہے۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے یہ اس لیے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے، تو کہہ دیا گیا۔ پھر حکم ہو گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ [1]

قیامت سے پہلے معافی کروالو

65- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

1... مسلم، ص813، حدیث:4923، دار الکتاب العربی بیروت

نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کے مال یا عزت میں ناانصافی کی ہے وہ اس کے پاس جاکر معافی تلافی کرالے، اس سے پہلے کہ اس کی پکڑ ہو پھر نہ تو اس کے پاس دینار ہو گا نہ درہم، البتہ اگر اس کے پاس نیکیاں ہوئیں تو ان میں سے (دنیا کے مظلوم) حق دار کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی بُرائیاں اس کے کھاتے میں ڈال دی جائیں گی۔[1]

66- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔[2]

ناحق زمین دبانے کا عذاب

67- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔[3]

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے: جس نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔[4]

68- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو فرماتے سنا: بندہ ایک ایسی بات بولتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں مشرق

1...بخاری، 4/256، حدیث: 6534، دار الکتب العلمیہ بیروت
2...ترمذی، 4/138، حدیث: 2314، دار الفکر بیروت
3...مسند امام احمد، 3/183، حدیث: 1640، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
4...بخاری، 2/129، حدیث: 2454، دار الکتب العلمیہ بیروت

و مغرب کے مابین فاصلے سے بھی زیادہ گہرائی میں گرتا ہے۔[1]

جہنم کی گرمی کتنی زیادہ

69- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ (دنیوی) آگ جسے انسان جلاتا ہے جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ صحابہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! (جہنم میں) صرف دنیا جیسی آگ بھی ہوتی تو (عذاب کے لیے) کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لیکن جہنم کی گرمی اس (دنیوی) آگ سے انہتر درجے زیادہ گرم ہے اس کا ہر درجہ اس آگ کی مثل گرم ہے۔[2]

صدقہ دے کر جہنم سے بچو

70- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص سے عنقریب اس کا رب عزوجل یوں کلام فرمائے گا کہ رب اور بندے کے مابین کوئی ترجمان نہیں ہو گا، بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا اور اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو بھی اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے سوا کچھ نہ دیکھے گا اور اپنے سامنے نظر کرے گا تو دوزخ سامنے ہو گی، چنانچہ تم میں سے جو بھی جہنم سے بچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ ضرور بچے چاہے کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو (یعنی کھجور کا ٹکڑا صدقہ دے کر)۔[3]

1... بخاری، 2/241، حدیث: 6477، دار الکتب العلمیہ بیروت
2... بخاری، 2/396، حدیث: 3265، دار الکتب العلمیہ بیروت
3... بخاری، 4/578، حدیث: 7512، دار الکتب العلمیہ بیروت

جامع نصیحت نبوی

71- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ قتل کر دیے جاؤ، اگرچہ جلا دیے جاؤ، اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں تمہارے گھر والوں اور مال سے نکلنے کا حکم دیں اور جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دے اس سے اللہ کا ذمہ اٹھ جائے گا، شراب ہرگز نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی جڑ ہے اور گناہ سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ گناہ کے سبب اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔[1]

حسنِ خاتمہ کی دعا کرو

72- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک آدمی جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ کتاب (لوح محفوظ) میں دوزخی لکھا ہوتا ہے، پھر اچانک موت سے پہلے اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ دوزخیوں والے عمل کرنے لگتا ہے اور مر کر دوزخ میں چلا جاتا ہے، ایک آدمی دوزخیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ کتاب میں جنتی لکھا ہوتا ہے پھر جب اس کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے تو اس کی حالت بدل جاتی ہے، وہ جنتیوں والے کام کرنے لگتا ہے اور مر کر جنت میں چلا جاتا ہے۔[2]

نفسی نفسی کا عالم

73- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

1...مسند امام احمد، 36/392، حدیث:22075، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

2...مسند امام احمد، 41/279، حدیث:24762، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

نے فرمایا: قیامت کے دن تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اس دن کا معاملہ اس سے کہیں شدید ہوگا کہ لوگ اس بات کی پرواکریں۔ (یعنی لوگوں کو بس اپنی فکر ہوگی۔)[1]

قیامت میں پسینہ

74- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس آیت: ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَؕ۝۶﴾ (ترجمہ کنزالایمان: جس دن سب لوگ ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔) کی تفسیر میں فرمایا: ان میں سے کوئی آدھے کانوں تک اپنے ہی پسینے میں کھڑا ہوگا۔[2]

اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ

75- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾(الشعراء:214) (ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے گروہِ قریش! (راوی کو شک ہے کہ اسی جیسا کوئی کلمہ فرمایا) اپنی جانوں کو (عذاب سے) بچاؤ میں تمہیں اللہ سے کچھ نہ بچاسکوں گا۔[3] اے عباس بن عبد المطلب!

1...نسائی، ص350، حدیث: 2081، دار الکتب العلمیہ بیروت

2...بخاری، 4/255، حدیث: 6531، دار الکتب العلمیہ بیروت

3...یعنی اگر تمہاری بداعمالی کی وجہ سے خدانخواستہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دینے کا حتمی فیصلہ فرمالے تو میں اس کے فیصلے کو رد کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس سے اختیارات مصطفی یا شفاعت کی نفی نہیں ہوتی جیسا کہ بدمذہبوں کی الٹی کھوپڑی نے سمجھا، بلکہ اس جیسی روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، قہاری و جباری باور کروارہے ہیں اور تیاری آخرت کے حوالے سے ذہن دے رہے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

میں تمہیں (اللہ کے مقابلے میں) نہیں بچا پاؤں گا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے مانگ لو، میں تمہیں (اللہ کے مقابلے میں) نہیں بچا پاؤں گا۔[1]

جہنم کے دو سانس

76- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس گرمی میں اور دوسرا سردی میں، لہذا تم گرمی کی جو شدت پاتے ہو وہ جہنم کی گرمی سے ہے اور سردی کی جو شدت پاتے ہو وہ زمہریر (جہنم کی سرد وادی) سے ہے۔[2]

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب

77- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے تلووں پر دو انگارے ہوں گے جن سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے پتیلی اور تانبے کا گھڑا کھولتا ہے۔[3]

78- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا تو اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔[4]

1... بخاری، 3/294، حدیث: 4771، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... بخاری، 1/199، حدیث: 537، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... بخاری، 4/262، حدیث: 6562، دار الکتب العلمیہ بیروت

4... مسلم، ص 1167، حدیث: 7164، دار الکتاب العربی بیروت

عذابِ قبر برحق ہے

79- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے پاس مدینے کی یہودی بوڑھیوں میں سے دو بوڑھی عورتیں آئیں اور کہنے لگیں: قبر والے اپنی قبروں میں عذاب دیے جاتے ہیں۔ میں نے ان کی بات کو جھٹلا دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: دو بوڑھیوں کا گمان ہے کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا، بے شک (کافر و گناہ گار) مُردوں کو عذاب ہوتا ہے جسے تمام جانور سنتے ہیں۔[1]

مسلمان کی جان کی حرمت

80- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آسمان و زمین والے سب مل کر کسی مسلمان کو قتل کرنے پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔[2]

قیامت میں اٹھائے جانے کا حال

81- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جیسے ان کی ماؤں نے انہیں جَنا تھا ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مرد اور عورتیں (سب ایسے ہوں گے)؟ فرمایا: ہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے نکلا: آہ! ان کی شرم گاہ۔ (یعنی افسوس کہ لوگوں کے سامنے شرمگاہ ظاہر ہو گی۔) پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر

1... بخاری، 4/207، حدیث: 6366، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... معجم صغیر، 1/205، حدیث: 565، دار الکتب العلمیہ بیروت

کی بیٹی! تم کس وجہ سے حیران ہو رہی ہو؟ عرض کی: میں آپ کے اس فرمان سے حیران ہو رہی ہوں کہ وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ ہوں گے تو وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابو قُحافہ کی بیٹی! اس دن لوگوں کو ایک دوسرے کو دیکھنے کی پروانہ ہو گی وہ آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائے ہوں گے، چالیس سال تک کھڑے رہیں گے نہ کھائیں گے نہ پئیں گے، طویل عرصہ کھڑا رہنے کی وجہ سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک، کسی کے پنڈلیوں تک، کسی کا پیٹ تک اور کسی کا پسینہ اسے لگام ڈالے ہو گا۔ پھر اللہ پاک رحم فرمائے گا اور پکارنے والے کو حکم دے گا تو وہ ایسی بلند آواز سے پکارے گا جسے جن و انس سب سن لیں گے: فلاں کہاں ہے؟ جسے پکارا گیا ہو گا وہ مجمع سے نکلے گا اور لوگ اسے پہچان لیں گے تو وہ رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑا ہو جائے گا، کہا جائے گا: حق دار کہاں ہیں؟ اس شخص سے کہا جائے گا: تو نے فلاں پر فلاں فلاں دن یہ یہ ناانصافی کی تھی؟ وہ ہاں کہے گا تو اس کی نیکیاں لے کر مظلوم کو دی جائیں گی، اس دن درہم و دینار نہ ہوں گے بلکہ نیکیاں لی جائیں گی اور گناہ دیے جائیں گے تو مظلوم ظالم کی نیکیاں لیتے رہیں گے یہاں تک کہ کوئی مظلوم باقی نہ رہے گا اور ہر کوئی جب حساب کی شدت دیکھے گا تو یہی سمجھے گا کہ وہ ہرگز نجات نہ پا سکے گا۔[1]

82- حضرت مُطَرِّف بن عبد اللہ بن شِخّیر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ رونے کے سبب آپ کے سینے سے ایسے آواز آرہی تھی جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو۔[2]

1...النہایۃ فی الفتن والملاحم، 1/319، دار الجیل بیروت

2...مسند امام احمد، 26/239، حدیث: 16312، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

آج ایک نہیں بہت موتیں مانگو

83- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ﴾[1] (ترجمہ کنز الایمان: اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔) تو ستر ہزار فرشتے اس کی طرف دوڑیں گے جن سے رحم و نرمی نکال لی گئی ہو گی، وہ اللہ کے غضب سے پیدا کئے گئے ہیں وہ اسے سر سے پاؤں تک بیڑیوں سے جکڑ دیں گے پھر اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا تو وہ پکارے گا: ﴿یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ﴾ (الحاقۃ: 27) (ترجمہ کنز الایمان: ہائے کسی طرح موت ہی قصّہ چکا جاتی۔) پھر اسے جہنم کے کنارے لایا جائے گا، جب وہ جہنم کو دیکھے گا تو چلائے گا: ہائے موت، ہائے موت۔ اللہ پاک کا فرمان ہو گا: ﴿لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا﴾ (الفرقان: 14) (ترجمہ کنز الایمان: فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔)[2]

پانچواں حصہ

منکر و نکیر

84- حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم دو گز زمین میں مدفون ہو گے اور منکر و نکیر کو دیکھو گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! منکر، نکیر کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: قبر میں سوالات کرنے والے دو فرشتے ہیں ان کی

1...پ29، الحاقۃ: 30

2...مسند امام احمد، 21/219، حدیث: 13603، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

آنکھیں اچکنے والی بجلی کی طرح اور آواز کڑکتے بادلوں جیسی ہو گی ان کے پاس ایک گُرز ہو گا جسے اہلِ منیٰ مل کر بھی اٹھانے کی کوشش کریں تو نہ اٹھا سکیں اور وہ گُرز اُن کے لیے میرے اِس عصا سے بھی ہلکا ہو گا، وہ تم سے سوالات کریں گے اگر تم جواب نہ دے سکے یا لڑکھڑا گئے تو وہ تمہیں ایسی ضرب لگائیں گے کہ تم راکھ ہو جاؤ گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! کیا وہاں میں اپنے موجودہ حال پر باقی ہوں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید ہے میں ان کو کافی ہوں گا۔[1]

ہر مرنے والا پچھتاتا ہے

85- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ہر مرنے والا پچھتاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کیسے پچھتاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نیک شخص پچھتاتا ہے کہ اس نے اور نیکیاں کیوں نہ کیں جبکہ گناہ گار پچھتاتا ہے کہ گناہوں سے باز کیوں نہیں آیا۔[2]

موت کی تکلیف کا اثر

86- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ کچھ مسافر زمین کی سیر کرتے ہوئے نکلے تو ایک قبرستان کے پاس سے گزرے اور آپس میں کہنے لگے: اگر ہم یہاں دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کریں تو ممکن ہے اللہ پاک کسی مردے کو قبر سے نکال دے اور وہ مردہ ہمیں

1...اثبات عذاب القبر للبیہقی، ص82، حدیث: 105، دار الفرقان اردن

2...ترمذی، 4/181، حدیث: 2411، دار الفکر بیروت

موت کے بارے میں بتائے۔ چنانچہ سب نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی تو ایک سانولے رنگ کا شخص سر سے مٹی جھاڑتا ہوا قبر سے نکل آیا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان تھا۔ کہنے لگا: تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میں سو سال پہلے مرا تھا مگر موت کی تکلیف اب تک مجھ سے ختم نہیں ہوئی اللہ سے دعا کرو کہ مجھے واپس لوٹا دے۔[1]

نبیِ رحمت کی رحمت

87- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں اُترے تو کچھ ٹھہرے رہے۔ پھر باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے روک لیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد کو قبر نے دبایا تو میں نے اللہ سے دعا کی کہ اس سے یہ پریشانی دُور فرمادے۔[2]

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے ان کے کراہنے کی آواز سنی اور ان کی پسلیوں کا اختلاف دیکھا[3]۔[4]

1...المنتخب من مسند عبد بن حمید، 2/210، حدیث:1154، دار بلنسیۃ للنشر والتوزیع

2...مستدرک، 3/228، حدیث:4924، دار الکتب العلمیہ بیروت

3...العلل المتناہیۃ، 2/908، حدیث:1517-1518 دار الکتب العلمیہ بیروت

4...مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ قبر کی تنگی عذاب نہ تھی بلکہ قبر کا پیار تھا۔ دیگر روایات کے مطابق قبر مومن کو ایسے دباتی ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر، مگر میت اس سے ایسی گھبراتی ہے جیسے ماں کے دبانے پر بچہ روتا ہے۔ یہاں گستاخ یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضور کے ہوتے ہوئے عذاب کیوں ہوا کیونکہ یہ عذاب تھا ہی نہیں۔ یہ تنگی، عذاب قبر نہ تھی بلکہ قبر کی رحمت تھی اور ان (حضرت سعد رضی اللہ عنہ) کے لیے باعثِ وحشت۔ بلی اپنے بچے کو بھی منہ میں دباتی ہے اور چوہے کو بھی مگر دونوں میں فرق ہے۔

(مراۃ المناجیح، 1/141، 140 ملتقطا ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

88- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہزادی حضرت زینب رضی اللہُ عنہا بیمار رہا کرتیں تھیں جب ان کا وصال ہوا تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب آپ ان کی قبر میں اُترے تو آپ کا چہرہ زرد ہو گیا اور پھر روشن ہو گیا ہم نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی بیٹی کی کمزوری اور عذاب قبر کی شدت یاد آئی پھر مجھے بتایا گیا کہ اس پر تخفیف کر دی گئی ہے قبر میں انہیں ایسے دبایا گیا کہ اُس کی آواز مشرق و مغرب کے مابین سنی گئی۔[1]

قیامت کے دن تین گروہ

89- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے صادق و مصدوق نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بتایا: بروزِ قیامت لوگوں کے تین گروہ ہوں گے: ایک گروہ والے کھاتے پیتے، لباس پہنے اور سوار ہوں گے (یعنی خوشحال ہوں گے)، ایک گروہ چلتا اور دوڑتا ہو گا اور ایک گروہ وہ ہو گا جسے فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے۔[2]

نشے والی چیز پینے کا عذاب

90- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ کے ذمہ پر ہے کہ جو نشہ پیے اسے طینۃ الخبال سے پلائے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا پیپ۔[3]

1... العلل المتناہیۃ، 2/908، حدیث: 1517-1518 دار الکتب العلمیہ بیروت

2... مسند امام احمد، 35/360، حدیث: 21456، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

3... مسلم، ص854، حدیث: 5218، دار الکتاب العربی بیروت

زندوں سے قبر والوں کو فائدہ

91- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ان کے جنازے میں شرکت کی، جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اُنہیں قبر میں رکھا گیا تو کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تسبیح پڑھتے رہے، ہم بھی آپ کے ساتھ تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تکبیر پڑھنے لگے تو ہم بھی آپ کے ساتھ تکبیر پڑھنے لگے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے تسبیح اور پھر تکبیر پڑھنے کا کیا سبب تھا؟ ارشاد فرمایا: اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی (تو ہم تسبیح و تکبیر پڑھتے رہے) یہاں تک کے اللہ پاک نے کشادہ کر دی۔[1]

کاش میں ایک درخت ہوتا

92- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچراتا ہے اور اسے لائق ہے کہ وہ چرچرائے، اس میں چار انگل جتنی بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو، اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے، عورتوں سے بستروں پر لذت حاصل نہ کرتے اور ضرور اللہ سے آہ و زاری کرتے ہوئے ویرانوں کی طرف نکل جاتے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میری تمنا ہے کہ کاش! میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔[2]

1...مسند امام احمد، 23/158، حدیث: 14873، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

2...مسند امام احمد، 4/140، حدیث: 2319، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

93-حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: نطفہ رحم میں چالیس راتیں ٹھہرتا ہے پھر فرشتہ آتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے رب! کیا یہ بدبخت ہوگا یا خوش بخت؟ مرد ہوگا یا عورت؟ چنانچہ اللہ پاک کے حکم سے فرشتہ (اس کا بدبخت یا خوش بخت ہونا اور مرد یا عورت ہونا) لکھتا ہے اور اس کا عمل، اثر، مصیبت اور رزق لکھ دیتا ہے۔ پھر صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے، نہ اس میں کمی ہوتی ہے نہ زیادتی۔[1]

94-امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت موسیٰ بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ مجھے احادیث سنا رہے تھے کہ اچانک ان کا جسم سکڑنا شروع ہو گیا یہاں تک کہ بہت کمزور ہو گئے۔ میں نے پوچھا: یہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ مجھے پکار رہے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔[2]

نصیحت بھرا خط

95-امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا: حمد و ثنا کے بعد! تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے اور خوب جان لو کہ تمہیں ہر دن اور رات موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے پس اللہ اور اس کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے رہو اور تمہارا آخری وقت بھی اسی حال میں ہونا چاہیے۔ والسلام۔

قاتل کی سزا

96-حضرت ابو زرعہ عمرو بن جریر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

1... مسلم، ص1090، حدیث:6725، دار الکتاب العربی بیروت

2... یہ کسی غیر متوقع اور پر اسرار صورت حال کا بیان ہے، جس کا موسی بن داؤد مشاہدہ کر رہے ہیں۔

روایت کرتے ہیں: قیامت کے دن کچھ لوگ ہزار بار قتل کیے جائیں گے، ان کے اعضاء کاٹے جائیں گے اور بدلہ لیا جائے گا۔ حضرت ابوزرعہ سے کہا گیا: ہزار بار قتل؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اتنی ضربوں کے سبب جتنی سے اس نے قتل کئے تھے۔

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: قیامت کے دن کچھ لوگ قتل کئے جائیں گے اور ان کے اعضاء کاٹے جائیں گے اور ان سے بدلہ لیا جائے گا۔

دنیا کے حقوق دنیا میں دے دو

97- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے اور بندی کو ہاتھ سے پکڑ کر اولین و آخرین (تمام مخلوق) کے سامنے پکارا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں ہے جس کا کوئی حق ہو وہ اپنا حق وصول کرنے آجائے، عورت اس بات پر خوش ہوگی کہ اس کا حق اس کے بیٹے یا بھائی سے دلوایا جائے، اللہ پاک اپنے حقوق میں سے جو چاہے گا معاف کر دے گا مگر بندوں کے حقوق میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا۔ چنانچہ بندے کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے حقوق لینے آجاؤ، بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! دنیا تو ختم ہو چکی ہے اب میں ان کے حقوق کہاں سے ادا کروں گا؟ اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: اس کی نیکیاں لے کر ہر صاحبِ حق کو اس کے مطالبے کے مطابق دے دو، پس اگر تو وہ شخص اللہ کا پیارا ہوا اور اس کی ایک ذرہ بھر نیکی بھی بچ گئی تو اللہ پاک اسے کئی گنا بڑھا دے گا یہاں تک کہ اس نیکی کے سبب اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اگر وہ بدبخت ہوا تو اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی بہت سے طلبگار باقی ہوں گے

تو اللہ فرمائے گا: ان کے گناہ لے کر اس کے گناہوں میں ملا دو، بالآخر فرشتے اسے مارتے ہوئے جہنم کی طرف لے جائیں گے۔[1]

مصیبت میں صبر کرنے کا اجر

98- حضرت مُطَرِّف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک جنازے میں حاضر ہوا تو میں نے ایک طرف ہٹ کر ایک قبر کے قریب دو رکعت مختصر نماز پڑھی لیکن میں ان رکعتوں کی عمدگی سے مطمئن نہیں تھا پھر میں سو گیا تو میں نے قبر والے کو خواب میں دیکھا۔ اس نے پوچھا: تم نے جو دو رکعتیں پڑھی ہیں ان کی عمدگی سے مطمئن نہیں ہو؟ میں نے کہا: ہاں، ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا: تم عمل کرتے ہو مگر جانتے نہیں جبکہ ہم عمل نہیں کر سکتے (مگر جان گئے ہیں) تمہاری دو رکعتوں جیسی دو رکعتیں پڑھ لینا مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے پوچھا: یہاں (اس قبرستان میں) سب سے افضل کون ہے؟ اس نے کہا: سب نے بھلائی پائی ہے۔ میں نے کہا: پھر ان میں سب سے بہتر کون ہے؟ اس نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دل میں کہا: اے اللہ! اسے قبر سے نکال دے تاکہ میں اس سے بات کر سکوں، چنانچہ اس قبر سے ایک جوان باہر نکل آیا۔ میں نے پوچھا: کیا آپ یہاں سب سے بہتر ہو؟ اس نے کہا: لوگ یہی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کس چیز کے سبب (آپ کو یہ فضیلت ملی ہے) اللہ کی قسم! آپ کی عمر تو اتنی نہیں ہے کہ میں کہہ سکوں کے آپ کو یہ مقام زیادہ حج، عمرے، جہاد اور زیادہ نیک عمل کرنے سے ملا ہو گا؟ وہ جوان بولا: مجھے مصیبتوں میں مبتلا کیا گیا اور ان پر صبر کی توفیق عطا کی گئی اسی وجہ سے مجھے ان پر فضیلت دی گئی۔

1... الاھوال لابن ابی الدنیا، ص204، حدیث: 249، مکتبۃ آل یاسر مصر

خوفِ آخرت رکھنے والے

99- محمد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے ایک دبلے پتلے بیمار آدمی سے کہا: تمہاری یہ حالت کیسے ہو گئی؟ اس نے کہا: موت کے خوف سے۔ پھر کہا: ایسے گھر میں داخل ہونے سے ڈرو جہاں موت کی تمنا بھی کرو تو تمہیں نہ ملے گی۔ (یعنی جہنم میں موت مانگنے سے بھی نہیں ملے گی)

100- حضرت عمران خیاط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو وہ رو رہے تھے۔ ہم نے عرض کی: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ملک الموت کا انتظار کر رہا ہوں اور نہیں جانتا کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری سنائیں گے یا جہنم کی وعید سنائیں گے۔

101- حضرت یاسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر موت کی تکلیف میں سے ایک بال کی تکلیف آسمان و زمین والوں پر ڈال دی جائے تو سب مر جائیں اور قیامت میں ستر ہولناکیاں ہوں گی ہر ہولناکی موت کی ہولناکی سے ستر ہزار گنا زیادہ شدید ہو گی۔

102- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنا عرش چوتھے پل پر رکھے گا پھر فرمائے گا: میری عزت کی قسم! آج کوئی ظلم مجھ سے بچ نہیں سکے گا۔

خواب میں باپ کی بیٹے کو نصیحت

103- دُلف بن ابی دُلف کا بیان ہے: میں نے اپنے والد کی وفات کے بعد خواب دیکھا گویا کوئی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: امیر کے پاس چلو میں اس کے ساتھ چل پڑا تو وہ مجھے ایک وحشت ناک، بد نما، سیاہ دیواروں والے گھر میں لے گیا۔ اس گھر کی چھت اور دروازے اُکھڑے ہوئے تھے پھر مجھے سیڑھیوں سے ایک

کمرے میں لے گیا، جس کی دیواروں پر آگ اور فرش پر راکھ کے آثار تھے۔ وہاں میرے والد ننگے بدن سر گھٹنوں کے درمیان دبائے بیٹھے تھے۔ انہوں نے حیرانی سے پوچھا: دُلف؟ میں نے کہا: جی ہاں، اللہ پاک امیر کی خیر فرمائے (یہی لائے ہیں)۔ پھر والد صاحب نے یہ اشعار پڑھے:

ترجمہ: جو کچھ ہمیں اس تنگ برزخ میں ملا ہے اسے ہمارے گھر والوں کو ضرور بتانا اور ان سے کچھ نہ چھپانا، ہم نے جو کچھ کیا اس کے متعلق ہم سے پوچھا گیا، میری تنہائی اور مجھے ملنے والی تکلیف پر رحم کھاؤ۔

پھر مجھ سے کہا: سمجھ گئے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

اگر موت کے بعد ہمیں چھٹکارا مل جاتا تو ہر زندہ رہنے والے کے لیے موت راحت ہوتی، لیکن ہمیں موت کے بعد زندہ کیا جائے گا اور ہر شے کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وعظ

104- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے وعظ میں فرمایا کرتے: وہ حسین و جمیل اور خوبصورت چہرے کہاں ہیں جو اپنی جوانی پر ناز کیا کرتے تھے؟ وہ بادشاہ کہاں ہیں جنہوں نے شہر بسائے اور انہیں دیواروں سے محفوظ کیا؟ وہ لوگ کہاں ہیں جو جنگوں میں غلبہ پاتے تھے؟ مرورِ زمانہ نے انہیں رسوا کر دیا اور اب وہ قبروں کی تاریکیوں میں چلے گئے جلدی کرو، جلدی کرو! نجات چاہو، نجات چاہو!۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وعظ

105- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: تم سب قدرت کے تحت پیدا کئے گئے ہو، مجبوری کے ساتھ پرورش پاتے ہو، قبروں میں بند کیے جاؤ گے،

بوسیدہ ہو جاؤ گے اور اکیلے اٹھائے جاؤ گے۔ اللہ رحم فرمائے اس بندے پر جو گناہ کرے تو توبہ کرلے، ڈرے تو عمل کرے، مستعد ہو تو (نیکی میں) جلدی کرے۔ زندہ رہے تو عبرت حاصل کرے، دعوتِ الٰہی کو قبول کرے تو گناہ سے لوٹ آئے، رجوع کرلے تو توبہ کرے، آخرت کے لیے تیاری کرے، اپنے یومِ سفر، راستے، حاجت کے وقت اور فاقے کے مقام کے لیے زادِ راہ تیار رکھے۔ جوان بڑھاپے کا، صحت مند بیماریوں کے آنے کا، لمبی عمر پانے والا اچانک فنا ہونے، معاملہ ہاتھ سے چلے جانے، موت آنے، انتقال کی بے چینی، وسیع زوال، کراہنے کی آواز، پیشانی کے پسینے، نتھنوں کے پھولنے، بے چینی کی علامت، سانسوں کے رُکنے، اُکھڑنے، نزع کی تکلیف اور موت کا اچھو لگنے کا منتظر ہے۔ پس اللہ سے اس شخص کی طرح ڈرو جو خوب کوشش و محنت سے عمل کرنے کے باوجود عذاب اور بُرے انجام سے ڈر رہا ہو۔ اعمال دیکھنے اور بدلہ لینے کے لیے اللہ کافی ہے، اچھی جزا کے لیے جنت کافی، سزا و عذاب کے لیے دوزخ کافی اور دلیل و حجت کے لیے قرآن کافی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا وعظ

106- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: تم رات اور دن کے گزرنے میں ہو، عمریں گھٹ رہی ہیں، اعمال محفوظ ہو رہے ہیں اور موت اچانک آجائے گی۔ پس جو نیکی بوئے گا وہ جلد ہی خوشی کی فصل کاٹے گا اور جو بُرائی بوئے گا وہ جلد ہی پچھتاوے کی فصل کاٹے گا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا وعظ

107- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: میں دیکھتا ہوں کہ تم ایسی عمارتیں

بناتے ہو جن میں رہنا تمہیں نصیب نہیں ہوتا اور ایسی چیزیں جمع کرتے ہو جو تمہیں کھانا نصیب نہیں ہوتیں اور ایسی امیدیں لگاتے ہو جو پا نہیں سکتے۔ تم سے پہلے لوگوں نے مضبوط عمارتیں بنائیں، بہت سامال جمع کیا اور لمبی امیدیں لگائیں، پھر ان کی امیدیں دھوکا بن گئیں، ان کا مال برباد ہو گیا اور ان کے گھر قبریں بن گئے۔

پتھر پر نصیحت آموز تحریر

108- حضرت ابو بکر تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خلیفہ سلیمان بن عبد الملک مسجد الحرام میں موجود تھا، اس کے پاس ایک پتھر لایا گیا جس پر کوئی تحریر کندہ تھی۔ خلیفہ نے ایسا شخص طلب کیا جو اس تحریر کو پڑھ سکے، چنانچہ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا گیا، آپ نے وہ تحریر پڑھی تو اس میں لکھا تھا: اے آدمی! اگر تم جان لو کہ تمہاری موت تمہارے کتنے قریب آچکی ہے تو تم لمبی امیدیں چھوڑ دو، نیک اعمال میں اضافہ کرنے لگو، اپنی حرص اور مال بنانے کے حیلے کم کر دو۔ اگر تمہارا قدم پھسل گیا تو تم پچھتاؤ گے، تمہارے گھر والے اور پڑوسی تمہیں سپردِ خاک کر دیں گے، تمہاری قریبی اولاد تم سے جدا ہو جائے گی، والد و خاندان والے تمہیں چھوڑ دیں گے، تم دنیا میں واپس نہیں آسکو گے اور نیکیوں میں اضافہ نہ کر سکو گے، پس حسرت و ندامت سے پہلے قیامت کے دن کے لیے عمل کر لو۔

حضرت وہب بن منبہ کا وعظ

109- حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیان میں فرمایا کرتے: اے آدمی! خالق سے زیادہ قوی کوئی نہیں اور مخلوق سے زیادہ کمزور کوئی نہیں، جس کی مطلوبہ شے اس کے قبضے میں ہے اس سے زیادہ کوئی قادر نہیں اور جس کی مطلوبہ شے کسی اور کے

قبضے میں ہے اس سے زیادہ کمزور کوئی نہیں۔ اے آدمی! گزرا ہوا دن ایسے گواہ کی طرح ہے جس کی گواہی مقبول ہے اور اس نے اپنی ذات سے تمہیں دکھ بھی دیا ہے اور آج کا دن الوداع کہنے والے دوست کی طرح ہے۔ اے آدمی! اِس دنیا کے مکین مسافر ہیں اور اپنے کجاوؤں کی رسیاں کہیں اور ہی کھولیں گے بے شک بقا، فنا کے بعد ہی ہے۔

110- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: دنیا اپنی حالت کے ساتھ رخصت ہو گئی اور اعمال گردنوں کا ہار بننے کے لیے باقی رہ گئے، تمہارے بہترین لوگ گزر چکے ہیں، اب کیسے معائنے کا انتظار کر رہے ہو؟ سمجھ جاؤ کہ وہ معائنہ (دیکھنا) ہو چکا ہے۔

ایک خلیفہ کا انتہائی خوبصورت خطبہ

111- ایک خلیفہ نے منبر پر کہا: جتنا ہو سکے اللہ سے ڈرو اور ایسے لوگ بن جاؤ جنہیں پکارا گیا تو وہ ہوشیار ہو گئے اور جان گئے کہ دنیا ان کا گھر نہیں ہے تو انہوں نے اس گھر کے بدلے آخرت کا گھر اختیار کر لیا۔ موت کی تیاری کرو کیونکہ وہ تم پر سایہ فگن ہے اور سفر کی تیاری کر لو کہ موت تمہیں آنا ہی چاہتی ہے۔ ایسی انتہا (زندگی) جسے گزرتا وقت کم کرتا رہے اور وقتِ مقررہ (موت) اسے ختم کر دے تو وہ انتہا یقیناً قلیل مدت کہلانے کے لائق ہے۔ جس غائب کو دو جدید چیزیں یعنی دن رات لے کر آتے ہیں وہ جلد لوٹ جانے کے لائق ہے۔ خوش بختی یا بد بختی کی طرف بڑھنے والا ضرور بہترین تیاری کرنے کا مستحق ہے۔ چنانچہ رب کی بارگاہ میں متقی وہ ہے جس نے اپنی خیر خواہی کی، توبہ میں جلدی کی اور شہوت پر غلبہ پایا کیونکہ اس کی موت کا وقت اس سے مخفی ہے، امید ایک دھوکا ہے کہ شیطان اس پر مقرر ہے جو بندے کو توبہ کی امید

دلاتا رہتا ہے تاکہ اسے بے وقوف بنا سکے اور گناہ کو اس کے سامنے مزین کر کے پیش کرتا ہے تاکہ وہ اس کا مرتکب ہو جائے۔ آخر کار جس موت سے یہ غافل ہوتا ہے وہ اس پر حملہ کر دیتی ہے۔ تمہارے اور جنت یا دوزخ کے درمیان صرف موت ہی ہے، ہر ایسے غافل پر افسوس ہے جس کی زندگی اس کے خلاف حجت ہو اور اس کی زندگی کے ایام اسے بد بختی میں گرا دیں۔ اللہ مجھے اور تمہیں ان لوگوں میں سے بنا دے جنہیں نعمت تکبر میں مبتلا نہیں کرتی اور وہ گناہ کی وجہ سے اطاعت میں کوتاہی نہیں کرتے اور موت کے بعد انہیں شرمندگی نہیں ہوگی بے شک وہی دعا قبول فرمانے والا ہے۔

دیہاتی کی بیٹے کو نصیحت

112-ایک دیہاتی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: نہ زمانہ تمہیں نصیحت کرتا ہے اور نہ دن تمہیں خبردار کرتے ہیں، گھڑیاں تمہارے خلاف شمار کی جارہی ہیں اور تمہاری سانسوں کی گنتی جاری ہے اور حال یہ ہے کہ تمہارے دو کاموں میں سے تمہیں وہی زیادہ پسند ہوتا ہے جو تمہارے لیے زیادہ نقصان دہ ہے۔

راہب کی نصیحت

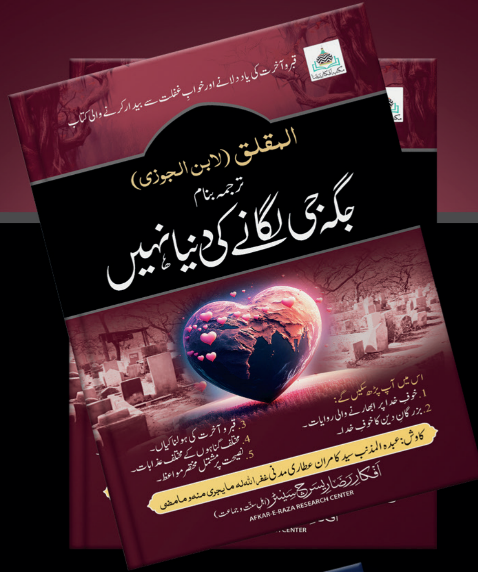
113- کچھ لوگ ایک راہب کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: ہم تم سے سوال کریں گے، تم جواب دینا۔ راہب نے کہا: پوچھو، لیکن زیادہ سوال نہ کرنا کیونکہ دن ہرگز واپس نہیں آئے گا اور عمر ہرگز دوبارہ نہیں ملے گی جبکہ طلبگار اپنی طلب میں تیز اور محنتی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کل (بروزِ قیامت) مخلوق اپنے مالک کی بارگاہ میں کس حالت پر ہوگی؟ راہب نے جواب دیا: اپنی نیتوں پر۔ پوچھا: پناہ کہاں ملے گی؟ راہب نے جواب دیا: پیش قدمی میں۔ لوگوں نے کہا: ہمیں کوئی نصیحت کرو۔ راہب نے

کہا: اپنے سفر کے مطابق زادِ راہ جمع کرو کیونکہ بہترین زادِ راہ وہ ہے جو منزل تک پہنچائے۔

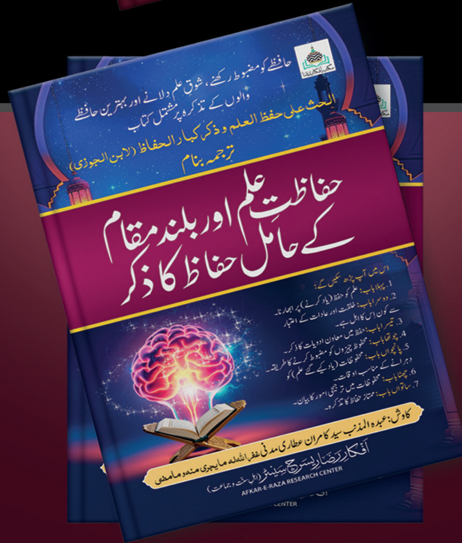
114- کسی آدمی نے ایک راہب سے کہا: مجھے نصیحت کرو۔ راہب نے کہا: اپنے لیے کچھ بھی جمع نہ کرو، اپنے حصے پر کسی انسان کو ترجیح نہ دو، غلبۂ خواہش کے وقت اللہ کی حدود کا خیال رکھو اور اس کی محبت کی طرف بڑھو چاہے راستہ مشکل ہی کیوں نہ ہو اور اپنے عمل سے اس پاک ذات کے علاوہ کسی کا قصد مت کرو۔ والسلام

115- جب سکندر ذوالقرنین، سَد سکندری (جہاں آپ نے یاجوج ماجوج کے سامنے دیوار بنائی اس) کے مقام پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کہا: مجھے یہاں کا سب سے زیادہ عبادت گزار شخص بتاؤ۔ انہوں نے کہا: اس وادی میں ایک آدمی ہے جو اتنا روتا ہے کہ اس کے آنسوؤں سے درخت اُگ آتے ہیں۔ حضرت سکندر اس کے پاس گئے وہ سجدے میں تھا اور کہہ رہا تھا: (الٰہی!) میری روح قبض کرلے، میرے جسم کو مٹی میں ملا دے اور مجھے یوں ہی چھوڑ دے کہ حساب کے دن نہ اٹھانا۔

116- حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے ایک دن ان کے کچھ دوست ان کے پاس آئے اور وہاں زمین گیلی دیکھی تو سمجھے کہ آپ نے وضو کیا ہے لیکن انہیں بتایا گیا کہ یہ ان کے آنسو ہیں۔ ایک دن وہ اپنے کمرے میں اتنا روئے کہ ان کے آنسو پرنالے سے بہہ کر راستے سے گزرنے والے شخص پر ٹپکنے لگے۔



قبر و آخرت کی یاد دلانے اور خواب غفلت سے بیدار کرنے والی کتاب
المقلق (لابن الجوزی)
ترجمہ بنام
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں
اس میں آپ پڑھ سکیں گے:
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER



حافظے کو مضبوط رکھنے، شوق علم دلانے اور بہترین حافظے والوں کے تذکرہ پر مشتمل کتاب
الحث علی حفظ العلم و ذکر کبار الحفاظ (لابن الجوزی)
ترجمہ بنام
حفاظت علم اور بلند مقام کے حامل حفاظ کا ذکر
اس میں آپ پڑھ سکیں گے:
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER